131750 ـ عقد نكاح كے دو دن بعد شك ہوا كہ ايجاب و قبول كے وقت اس كا ذہن منتشر تھا

سوال

ميرى شادى كے دو دن بعد مجھے خيال آيا كہ نكاح ميں ايجاب و قبول كے وقت تو ميرا ذہن منتشر تھا، مجھے اس كى تفصيل كا كوئى علم نہيں، ليكن مجھے يہ تو علم تھا كہ يہ عقد نكاح كے ليے ضرورى ہے، كيا يہ چيز عقد نكاح پر اثرانداز تو نہيں ہو گى ؟
اور آخر ميں يہ كہ عقد نكاح كے فارم پر دستخط كرنا زبانى ايجاب و قبول كے ليے كيوں كافى نہيں ہے، كيا يہ دستخط اور اسى طرح گواہوں اور ولى كے دستخط ايجاب و قبول شمار نہيں ہونگے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

ايجاب و قبول عقد نكاح كے اركان ميں شامل ہوتا ہے اس كے بغير عقد نكاح صحيح نہيں ہوتا، كيونہ يہ عقد نكاح كے دونوں فريقوں كى رضا پر دلالت كرتا ہے.

خريد و فروخت اور كرايہ وغيره كے عقد ميں تو علماء كرام تساہل كرتے ہيں كہ يہاں فعلى ايجاب و قبول مثلا معاہده پر دستخط كرنا، يا خريدار كا بائع كو رقم ادا كرنا اور سامان قبضہ ميں كر لينا يہ سب زبان سے ادا كيے بغير صحيح ہے.

ليكن عقد نكاح ميں زبان سے ايجاب و قبول ضرورى ہے اور يہ نكاح كے مقام كى بنا پر ہے، كيونكہ يہ تو خريدو فروخت سے زياده خطرناك ہے، تا كہ گواه كے ليے صحيح طور پر گواہى دينا ممكن ہو كہ انہوں نے صريحا خود اپنے كانوں سے ايجاب و قبول سنا ہے جس ميں كوئى احتمال يا چھپاؤ نہ رہے.

مستقل فتوى كميٹى سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ايك نكاح ہوا اور لكھا بھى گيا اس پر خاوند اور بيوى اور ولى اور گواہوں كے دستخط بھى ہوئے، ليكن زبانى طور پر ايجاب و قبول نہيں ہوا تو اس كے متعلق كيا حكم ہے ؟

کمیٹی کےعلماء کا جواب تھا:

" مذکورہ عقد نکاح کو دوبارہ کرنا ضروری ہے؛ کیونکہ صرف لکھے ہوئے عقد نکاح پر دستخط کرنا ہی عقد نکاح کے لیے کافی نہیں؛ بلکہ اس کے لیے زبانی طور پر ایجاب کو قبول ہونا ضروری ہے، کہ عورت کے ولی کی جانب سے ایجاب اور خاوند کی جانب سے قبول چاہیے وہ کسی بھی لفظ کے ساتھ ہوں جو لوگوں میں رائج ہو ہونا ضروری ہے.

اس لیے جو یہ عقد نکاح ہوا ہے وہ باطل ہے، اس میں شامل سب کو توبہ کرنی چاہیے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (18 / 85 ـ 86).

صرف گواہی کا اعلان کرنے پر ہی اکتفا کرنا یہ قوی قول ہے، اور امام مالك کا مسلك یہی ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسے اختیار کیا اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اسے راجح کہا ہے.

مزید آپ سوال نمبر (124678) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور احتیاط اسی میں ہے کہ دونوں کو جمع کیا جائے یعنی گواہی اور اعلان.

دوم:

آپ کا یہ قول کہ:

" میرے ذہن میں بات آئی کہ میں تو ایجاب و قبول کے وقت منتشر الذہن تھا "

یہ شیطانی وسوسہ ہے تا کہ وہ آپ کو شك و پریشانی اور اضطراب میں ڈال سکے، عقد نکاح ایسی چیز نہیں کہ اس میں دل کا خشوع و خضوع ہونا چاہیے کہ ذہنی انتشار ہونے یہ متاثر ہو جائے، اس لیے جب آپ کو یہ علم تھا کہ یہ ایجاب و قبول عقد نکاح کے لیے ضروری ہے اور یہ ایجاب و قبول ہو گیا تو یہ عقد نکاح صحیح ہے، اور اس وسوسہ کی جانب التفات مت کریں.

واللہ اعلم .